© rasailojaraid.com

لیکن اس طرح کے اشکالات کا اصولی جواب گزشتہ صفحات میں گذر چکا ہے کہ کسی فقیہہ یا مجتہد کے مسلک کو سامنے رکھ کر نفس شریعت پر اعتراض کرنا اصولاً صحیح نہیں ہے علاوہ ازیں یہ کہ مذکورہ جزئیہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حنفیہ کے یہاں اصلاً خلیفہ اور عوام میں فرق کیا گیا ہے کہ ایک کے لئے ایک کام گناہ ہو اور دوسرے کے لئے نہ ہو بلکہ اس حکم سے زیادہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ خلیفہ پر عملاً حد جاری کرنا ناممکن یا دشوار ہونے کی وجہ سے (کہ اس پر کون حد جاری کرے گا جبکہ اس کے اوپر کوئی دنیاوی حاکم نہیں ہے) امت مسلمہ ترک اجرائے حد کی گناہگار نہیں ہو گی۔ لہذا اس جزئیہ کو عملی دشواری کی وجہ سے شرعی حکم پر عمل کرنے کی رخصت جیسے جزئیات پر محمول کیا جا سکتا ہے اور اس امر کی (کہ عذر کی وجہ سے حکم ساقط ہو جائے یا اس پر عمل نہ کرنے کی رخصت مل جائے) نظیریں شریعت میں بکثرت موجود ہیں۔ یہ بات اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے مذکورہ کتاب کے مشہور شارح علامہ ابن عابدین شامیؒ کے اس تشریحی نوٹ سے:

قولہ ولا ولایۃ لاحد علیہ ای یستوفیہ وفائدۃ الایجاب الاستیفاء فاذا تعذر لم یجب۔

یعنی خلیفہ پر حد جاری کرنے کا کسی کو قانونی اختیار نہیں، اور حد کا واجب ہونے کا فائدہ اسی صورت میں ظاہر ہو سکتا ہے کہ وہ جاری کی جا سکے، تو جب حد کا جاری کرنا ناممکن ہو تو وہ واجب بھی نہیں رہتی (جیسے دار الحرب میں)

اگرچہ اس استدلال اور مسلک پر خود فقہائے احناف نے اعتراض کیا ہے مثلاً، مشہور فقیہہ اور حنفیہ کے بے نظیر وکیل محقق ابن ہمام کہتے ہیں:

© rasailojaraid.com